اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 98:

نمازوں کے اَوقات سے متعلق بنیادی باتیں

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

نمازوں کے اوقات سے واقفیت حاصل کرنے کی اہمیت:

نماز کی اہمیت، فضیلت اور مقام ومرتبہ روزِ روشن سے بھی زیادہ واضح ہے، اس لیے ایک مؤمن کی زندگی میں نماز کو اوّلین ترجیح ہونی چاہیے۔ جس طرح نماز کی ادائیگی نماز کو اہمیت دینے کی دلیل ہے اسی طرح نماز کی اہمیت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس کے مسائل سے متعلق تفصیلی علم حاصل کیا جائے تاکہ نماز کی ادائیگی حسنِ خوبی کے ساتھ ہوسکے، کیوں کہ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ کسی بھی چیز پر عمل سے پہلے اس سے متعلق صحیح علم کا ہونا نہایت ہی ضروری ہے کیوں کہ اس کے بغیر ٹھیک طرح عمل ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی تناظر میں نمازوں کے اوقات سے متعلق تفصیلی احکام سمجھنا بھی ضروری اور اہمیت رکھتا ہے، لیکن افسوس کہ بہت سے مسلمان نمازوں کے اوقات جیسے بنیادی مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے، جس کے نتیجے میں زندگی بھر غلطیوں، غلط فہمیوں اور پریشانیوں میں مبتلا رہتے ہیں اور ساتھ ساتھ بنیادی ضروری علم حاصل نہ کرنے کے جرم کے بھی مرتکب رہتے ہیں۔ ذیل میں نمازوں کے اوقات سے متعلق بنیادی باتیں ذکر کی جاتی ہیں۔

وقت پر نماز ادا کرنے کی اہمیت:

نماز ان عظیم الشان عبادات میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے وقت کے ساتھ وابستہ کیا ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتے ہیں کہ:

إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتٰبًا مَّوْقُوتًا. (سورۃ النساء آیت:103)

ترجمہ: نماز مؤمنوں پر ایک مقرر وقت پر فرض ہے۔

اسی طرح حضور اقدس ﷺ نے بھی متعدد احادیث مبارکہ میں وقت پر نماز ادا کرنے کا حکم اور ترغیب بیان فرمائی ہے، چنانچہ ایک مرتبہ حضور اقدس ﷺ سے پوچھا گیا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ تو حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "نماز وقت پر ادا کرنا۔"

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا». (صحیح بخاری حدیث:7534)

قرآن وسنت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مقررہ وقت پر نماز ادا کرنا نہایت ہی اہمیت رکھتا ہے، اور یہ بات تو واضح ہے ہی کہ جب کسی نماز کا وقت ہی نہ ہوا ہو تو وقت سے پہلے اس کی ادائیگی کیسے درست ہوسکتی ہے؟ اور اسی طرح کسی شدید عذر کے بغیر نماز کو وقت پر ادا نہ کرنا اور قضا کردینا بھی بہت بڑا گناہ ہے۔

اوقات کی تعیین کے اعتبار سے نمازوں کی اقسام:

اوقات کی تعیین کے اعتبار سے نمازوں کی دو اقسام ہیں:

1۔ ایک تو وہ نمازیں ہیں جن کے لیے اوقات مقرر ہیں کہ ان کی ادائیگی کے لیے مخصوص اوقات کی رعایت ضروری ہے، جیسے:

- پنج وقتہ فرض نمازیں۔
- واجب نمازیں جیسے: وتر اور عیدین کی نماز، کسی وقت کو خاص کر کے نذر مانی ہوئی نماز، وغیرہ۔
- شب وروز کی سنت نمازیں۔
- وہ نفل نمازیں جو وقت کے ساتھ مخصوص ہیں جیسے نمازِ تہجد، اشراق، چاشت، اوّابین وغیرہ۔

2۔ دوسری وہ نمازیں جن کے لیے کسی خاص وقت کی رعایت ضروری نہیں بلکہ وہ مکروہ اوقات کے علاوہ کسی بھی وقت ادا کی جاسکتی ہیں جیسے:

- قضا نمازیں۔
- عام نفل نمازیں۔
- کسی وقت کو خاص کیے بغیر نذر مانی ہوئی نماز۔

نماز ادا کرنے سے پہلے وقت کی تحقیق کرنے کا حکم:

ماقبل کی تفصیل کے مطابق وقت پر نماز ادا کرنا بڑی اہمیت رکھتا ہے، اس سے یہ بات بخوبی واضح ہوجاتی ہے کہ نماز ادا کرنے سے پہلے اچھی طرح دیکھ لیا جائے کہ نماز کا وقت داخل ہوا ہے یا نہیں، کیوں کہ جب تک

کسی نماز کا وقت داخل نہ ہوا ہو تو وہ نماز ادا کرنا جائز ہی نہیں ہے۔ (ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری)

تنبیہ: دو نمازوں کو ایک ہی وقت میں جمع کرنے سے متعلق تفصیل اپنے مقام پر ذکر ہوگی ان شاءاللہ۔

اوقاتِ نماز پر مشتمل نقشوں کی اہمیت:

اوقاتِ نماز سے متعلق مروّجہ مستند نقشوں سے ہر مسلمان کے لیے کافی سہولت پیدا ہوگئی ہے، جن کی وجہ سے نمازوں کے اوقات معلوم کرنا نہایت ہی آسان ہو چکا ہے، اس لیے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اوقاتِ نماز سے متعلق اپنے شہر اور علاقے کے مستند اہلِ علم کی تحقیق یا تصدیق سے شائع ہونے والا نقشہ اپنے پاس رکھے اور اس کو سمجھنے کی کوشش کرے، کیوں کہ اس کے بہت سے فوائد ہیں۔

گھڑیاں ملک کے معیاری وقت کے مطابق کیجیے!

اوقاتِ نماز کے نقشے ملک کے معیاری وقت کے مطابق ہی بنائے جاتے ہیں، اس لیے ہر شخص کو اپنی گھڑی اور اپنے گھروں، دفاتر اور تعلیمی اداروں کی گھڑیاں ملک کے معیاری وقت کے مطابق ہی رکھنی چاہیے، اسی طرح مساجد کی گھڑیاں بھی اپنے ملک کے معیاری وقت کے مطابق کرنی چاہیے کیوں کہ نمازوں کے اوقات اور سحر وافطار میں اس کی بڑی ضرورت پڑتی ہے، جبکہ اس سے غفلت کے نتیجے میں متعدد مسائل اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ مساجد کی انتظامیہ کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

اس بات کی اہمیت کے لیے یہ مثال کافی ہے کہ بندہ مغرب کی نماز ادا کرنے کے لیے ایک مسجد گیا تو دیکھا کہ مسجد کی گھڑی ملک کے معیاری وقت سے دو منٹ آگے ہے، تو جیسے ہی مسجد کی گھڑی کے مطابق مغرب کا وقت داخل ہوا تو مؤذن صاحب فوراً اذان دینے کے لیے اُٹھنے لگے تو بندہ نے ان کو سمجھایا کہ ابھی تو وقت ہی داخل نہیں ہوا، کیوں کہ مسجد کی گھڑی دو منٹ آگے ہے، ایسی صورت میں اگر آپ اذان شروع کریں گے تو یہ وقت سے پہلے شروع ہوگی، اور مسئلہ یہ ہے کہ اگر اذان کے بعض کلمات بھی وقت سے پہلے ادا کر لیے تو وقت کے اندر اس اذان کا اعادہ کیا جائے گا۔

- الدر المختار میں ہے:

وَهُوَ سُنَّةٌ) لِلرِّجَالِ فِي مَكَان عَالٍ (مُؤَكَّدَةٌ) هِيَ كَالْوَاجِبِ فِي لُحُوقِ الْإِثْمِ (لِلْفَرَائِضِ) الْخَمْسِ (فِي وَقْتِهَا وَلَوْ قَضَاءً)؛ لِأَنَّهُ سُنَّةٌ لِلصَّلَاةِ حَتَّى يُبْرَدَ بِهِ لَا لِلْوَقْتِ، (لَا) يُسَنُّ (لِغَيْرِهَا) كَعِيدٍ، (فَيُعَادُ أَذَانٌ وَقَعَ) بَعْضُهُ (قَبْلَهُ) كَالْإِقَامَةِ خِلَافًا لِلثَّانِي فِي الْفَجْرِ. (بَابُ الْأَذَانِ)

اندازہ لگائیے کہ گھڑیاں اپنے ملک کے معیاری وقت کے مطابق رکھنے کی کس قدر اہمیت اور ضرورت ہے!!

وقتی فرض نماز کے اَوقات اور ان کی اقسام:

فرض نماز کے اوقات کی دو قسمیں ہیں: وقتِ ادا اور وقتِ قضا۔ فرض نماز کے وقتِ ادا سے مراد وہ وقت ہے کہ جس میں پڑھی جانے والی نماز ادا شمار ہوتی ہے، اور جب وہ وقت گزر جائے تو اس کے بعد وہ نماز قضا کہلاتی ہے۔

فرض نماز کے وقتِ ادا کی اقسام:

فرض نماز کے اس وقتِ ادا کی تین اقسام ہیں:

1۔ مستحب وقت:

مستحب وقت سے مراد وہ وقت ہے کہ جس میں نماز ادا کرنا افضل اور بہتر ہے۔ اس لیے نماز ادا کرتے وقت نماز کے مستحب اور مسنون وقت کی رعایت کرنی چاہیے، اس سے اجر وثواب میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

2۔ مکروہ وقت:

جو مکروہ وقت فرض نماز کے وقتِ ادا ہی میں ہو جیسا کہ عصر کی نماز میں یہی صورتحال ہوتی ہے کہ اس کے آخری پندرہ منٹ مکروہ وقت شمار ہوتے ہیں، تو اس میں پڑھی جانے والی وقتی فرض نماز ادا ہی شمار ہوتی ہے نہ کہ قضا، البتہ اُس نماز کو بلا عذر اس قدر مؤخر کرنا کہ مکروہ وقت داخل ہو جائے یہ ناجائز ہے، اس لیے نماز کو اس

قدر مؤخر نہیں کرنا چاہیے کہ مکروہ وقت داخل ہو جائے، بلکہ نماز کو مستحب وقت یا کم از کم جائز وقت ہی میں ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

وضاحت:

بعض مکروہ اوقات فرض نماز سے متعلق ہوتے ہیں، جبکہ بعض صرف نفل نماز سے متعلق ہوتے ہیں کہ ان میں نفل نماز جائز ہی نہیں ہوتی، جبکہ بعض مکروہ اوقات نفل نماز سمیت قضا نمازوں، سجدہ تلاوت اور نمازِ جنازہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں، جس کی تفصیل اپنے مقام پر ذکر ہوگی ان شاءاللہ۔

3۔ جائز وقت:

نماز کے جائز وقت سے مراد وہ وقت ہے کہ جو مستحب بھی نہ ہو اور مکروہ بھی نہ ہو بلکہ ایک جائز وقت ہو جیسا کہ فجر کی نماز کو وقت داخل ہونے کے بعد اندھیرے ہی میں ادا کرنا جائز ہے اور یہ اس کا جائز وقت ہے، جبکہ اس کو روشنی میں ادا کرنا افضل ہے۔ جس کی تفصیل اپنے مقام پر ذکر ہوگی ان شاءاللہ۔

فرض نماز کی ادائیگی میں وقتِ مستحب کی رعایت:

ایک مؤمن سے شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ نماز کی ادائیگی کا بھرپور اہتمام کرے کہ نماز اس کی زندگی میں اوّلین ترجیحی حیثیت اختیار کرلے، اور نماز کی ادائیگی میں وقتِ ادا کی رعایت نہایت ہی ضروری ہے کہ کسی شدید اور معتبر عذر کے بغیر نماز قضا کرنا سنگین گناہ ہے، پھر وقتِ ادا میں بھی افضل اور مستحب کی رعایت کرنا چاہیے تاکہ نماز کی ادائیگی نہایت ہی خوبی کے ساتھ ہو اور اس کے اجر وثواب میں اضافہ ہوسکے۔ اس لیے مکروہ اوقات کا علم ہونا بھی ضروری ہے تاکہ نماز کی ادائیگی مکروہ اوقات میں نہ ہو۔

فائدہ:

متعدد نفل نمازیں ایسی ہیں کہ ان کا بھی مستحب اور جائز وقت ہوتا ہے جیسا کہ چاشت کی نماز کو سورج طلوع ہونے سے لے کر زوال سے پہلے تک ادا کرنا جائز ہے، البتہ اس کا افضل وقت دن کا چوتھائی حصہ گزر جانے کے بعد ہوتا ہے۔

وضاحت:

اس تحریر میں نمازوں کے اوقات کی اہمیت سمیت ان کا ایک خاکہ ذکر کیا گیا ہے تاکہ بنیادی باتیں ذہن نشین ہو جائیں۔ نمازوں کے اوقات سے متعلق تفصیلی احکام اس سلسلہ اصلاحِ اَغلاط کی آئندہ کی قسطوں میں ذکر ہوں گے ان شاء اللہ۔ نیز نمازوں کے اوقات سے متعلق ان احکام میں بندہ کے چھوٹے بھائی مولانا عطاء الرحمٰن صاحب کے مفید رسالے ’’**خَيْرُ الصِّلَاتِ فِي بَيَانِ أَوْقَاتِ الصَّلَاةِ**‘‘ کو بنیاد بنایا گیا ہے، البتہ اِس میں کافی اضافہ اور ترمیم بھی کی گئی ہے، ساتھ میں عبارات اور دلائل بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
25ربیع الثانی1441ھ/23دسمبر2019
03362579499